رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل
روزنامہ قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۹ روپے
ششماہی ۵ روپے
سہ ماہی ۳ روپے ۱۲ آنے

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۵ روپے

جلد ۲۵	مورخہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۷ مارچ ۱۹۳۷ء	نمبر ۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ مارچ ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو درد نقرس اور بھنسی کی تکلیف کل جیسی ہے۔ ناسازیٔ طبع کی وجہ سے آج بھی حضور جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لاسکے اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے خطبہ پڑھا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ابھی ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرماتے رہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی ابوالعطاء صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب مجاہد ایک مناظرہ کے سلسلہ میں دہلی بھیجے گئے ہیں۔

افسوس ہے شیخ احسان علی صاحب کے ماموں زاد بھائی مولوی فیروز الدین صاحب جہلمی ایک لمبا عرصہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہنے کے بعد آج بعمر تقریباً ۲۸ سال فوت ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یقین کی تیز شعاعیں

"مکاری سے بہت لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم بے گناہ ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں کوئی ناپاکی نہیں۔ مگر وہ جھوٹے ہیں۔ اور خدا اور مخلوق کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ گناہ سے پاک ہونا بجز اس کے ممکن ہی نہیں۔ کہ ہیبت اللہ کی موت یقین کی تیز شعاعوں کی وجہ سے انسان کے دل پر وارد ہوجائے۔ اور سچی محبت۔ اور سچی ہیبت دل میں بس جائے۔ اور دل خدا کے جمال اور جلال سے رنگین ہوجائے۔ اور یہ دونوں کیفیتیں کبھی اور ہرگز دل میں آہی نہیں سکتیں۔ جب تک کہ خدا کی ہستی اور اس کی ان دونوں قسم کے صفات پر یقین پیدا نہ ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا۔ کہ نجات کی جڑ اور نجات کا ذریعہ صرف یقین ہے۔ وہ یقین ہی ہے۔ کہ باوجود بلاؤں کے سامنے کے اطاعت کے لئے گردن جھکا دیتا۔ اور آگ میں داخل ہونے کے لئے کھڑا کر دیتا ہے۔ وہ یقینی نظارہ ہی ہے۔ جو عاشق بنا دیتا ہے۔ اور مرنے کے لئے تیار کر دیتا ہے۔ وہ یقینی نظارہ ہی ہے۔ کہ جس سے انسان خدا کے لئے آرام کا پہلو چھوڑتا۔ اور مخلوق کی تعریف اور تحسین سے لاپرواہ ہوجاتا۔ اور ایک کے لئے تمام دنیا کو اپنا خطرناک دشمن بنا لیتا ہے۔ انسان یقینی ہیبت کی وجہ سے مباح چیزوں کو بھی ڈرتا ڈرتا ہی استعمال کرتا ہے۔ اور زبان کو ناگفتنی باتوں سے روکتا ہے۔ گویا اس کے منہ میں سنگریزے ہیں اور یہ یقین یا تو دیدار سے میسر آتا ہے اور یا اس گفتار سے جو خدا کا یقینی کلام ہے۔ جو اپنی طاقت اور شوکت اور دلکش خاصیت اور خوارق سے ثابت کر دیتا ہے۔ کہ وہ خدا کا کلام ہے۔ بجز اس صورت کے خدا کی ہستی پر یقین [illegible] (۱۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ضروری اعلان

اخبار الفضل ۴۲ مورخہ ۲۰ کے صفحہ ۲ کالم تین میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ فیصلہ انتخاب۔ نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق شائع ہو چکا ہے۔ جو حضور نے مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں صادر فرمایا تھا۔ اور جس کے یہ الفاظ ہیں۔ کہ "جن جماعتوں کے ایسے افراد جن پر چندہ عائد ہو سکتا ہو ۱۲ یا اس سے زائد ہوں۔ وہاں پر کارکن یا نمائندہ صرف ایسا شخص ہی مقرر کیا جائے۔ جو باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو"۔

نظارت بیت المال کی طرف سے بقایا کی یہ تشریح کی گئی ہے۔ کہ شہری جماعتوں کا بقایادار وہ شخص سمجھا جائے گا۔ جس کے ذمہ تین ماہ سے زائد کا چندہ واجب الادا ہو۔ اور دیہاتی جماعت کا بقایا دار جس کے ذمہ ایک سال سے زائد کا چندہ واجب الادا ہو۔ بجز اس کے کہ اس نے بقایا کے متعلق نظارت بیت المال سے تحریری معافی یا مہلت حاصل کر لی ہو۔

اس فیصلہ کی روشنی میں جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے نمائندگان ایسے احباب کو بنائیں۔ جو بقایا دار نہ ہوں۔ وہ جماعتیں جو میرے اعلان سے قبل نمائندے منتخب کر کے ان کی اطلاع بھیج چکی ہیں۔ وہ پھر نظر ثانی کر لیں۔ کہ ان میں کوئی بقایا دار تو منتخب نہیں ہوا۔ اگر کوئی بقایادار ہو۔ تو اس کی بجائے دوسرا نمائندہ جلد منتخب کر کے اطلاع دیں۔ اگر کسی جماعت نے میرے اس اعلان کے بعد پھر بھی کسی بقایادار کو نمائندہ بنایا۔ تو وہ جماعت جوابدہ ہوگی

ناظر بیت المال قادیان

احمدی خواتین جلد توجہ فرمائیں

اگرچہ اخبار میں کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ گذشتہ مجلس مشاورت میں جو یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ جو احمدی عورتیں چندہ دینے کے قابل ہوں۔ ان کے لئے چندہ ادا کرنا ایسا ہی ضروری ہو۔ جیسا کہ مردوں کے لئے ضروری ہے اس کے متعلق خواتین اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ لیکن تا حال کسی نے اس کے کسی پہلو کے متعلق کچھ نہیں بیان کیا حالانکہ یہ نہایت اہم اور ضروری سوال ہے۔ اور اسی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے اسے ملتوی کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اب چونکہ ۱۹۳۷ء کی مجلس مشاورت قریب آرہی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس سے قبل خواتین ایک پختہ رائے قائم کر لیں۔ تا کہ مجلس مشاورت میں اسے پیش کر سکیں۔

خدا تعالے کی راہ میں مال خرچ کرنا احمدی خواتین کے لئے کوئی ایسی بات نہیں۔ جس کی وہ عادی نہ ہوں۔ سوال صرف یہ ہے کہ وہ بتائیں ان میں جو ایسی خواتین ہیں۔ جن کو ذاتی اخراجات کے لئے مقررہ رقم ملتی ہے۔ اس پر چندہ کس نسبت سے مقرر کرنا چاہیئے۔ جسے وہ باقاعدہ ادا کر سکیں۔ اور کیا صورتیں ہو سکتی ہیں۔ جن میں احمدی خواتین سلسلہ کے لئے مالی قربانی میں باقاعدہ شریک ہو سکیں۔ لجنہ اماء اللہ قادیان کو اس بارے میں پیش قدمی کرنی چاہیئے اور زیر غور مسئلہ پر احمدی خواتین کے نقطۂ خیال سے اظہار خیالات کرنا چاہیئے۔

مولوی عبد الغفور صاحب جاپان پہنچ گئے

کوبے ۵ مارچ۔ صوفی عبد القدیر صاحب بی۔ اے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل بخیریت جاپان پہونچ گئے ہیں۔ احباب ہر دو مجاہدین کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے انہیں ان مقاصد کی تکمیل کی توفیق بخشے۔ جن کی خاطر انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے بھیجا ہے۔ اور ان پر اپنے افضال اور برکات نازل کرے۔

گزارشِ احوال

از مولانا جلال الدین صاحب شمس

لوگ کہتے ہیں کہ میں مسرور ہوں — بحق بجانب ہیں کہ ان سے دور ہوں
میرے دل کو چیر کر دیکھیں اگر — وہ یقیں کر لیں کہ میں رنجور ہوں
ناتوانی پر مری وہ کیوں ہنستے؟ — مجھ کو خود اقرار ہے۔ کمزور ہوں
تھا تو ناداں پر خدا کے فضل سے — حلقۂ احباب میں مشہور ہوں
دل کی مضبوطی کو کافی ہے یہ بات — حضرتِ محمود کا مامور ہوں
جو دعائیں یاد رکھتے ہیں مجھے — صدق دل سے ان کا میں مشکور ہوں
وصل کب ہوگا مرے پیارے نصیب — مدتیں گزریں کہ میں مہجور ہوں
اپنے ہاتھوں سے مرے پیارے اٹھا — ہر طرح کمزور ہوں مقہور ہوں
مٹ گئیں دل سے مری سب خواہشیں — میں نہ مشتاقِ جمالِ حور ہوں
بس تمنا ہے کہ ہو دیدار یار — دل کہے میرا سراپا نور ہوں

ظلمتیں کافور ہو جائیں تمام
شمس مغرب سے ہو طالع والسلام

اخبار احمدیہ

درخواست دعا میری چھوٹی لڑکی رشیدہ بعمر چھ ماہ چند دنوں سے بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالے اسے صحت عطا کرے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان

دعائے مغفرت اے۔ ایم شمیم اہلیہ ماسٹر محمد حسن صاحب احمدی دہلوی بحالت زچگی انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کئی سال لجنہ اماء اللہ کی سکرٹری رہیں۔ نہایت مخلصہ احمدی تھیں۔ احباب مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے نعم البدل (۱) شیخ فیض قادر صاحب مینجر سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کی لڑکی امۃ الحفیظ بیگم کا ۵ مارچ انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

امرتسر کے خریداروں کو ضروری اطلاع

چونکہ بار بار کی یاد دہانیوں اور تقاضوں کے باوجود امرتسر کی ایجنسی نے بقایا صاف نہیں کیا۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اسے بند کر دیا جائے۔ چنانچہ ۸ مارچ ۱۹۳۷ء بروز سوموار پرچہ ایجنٹ کو نہیں بھیجا جائے گا۔ لہذا خریدار صاحبان براہ راست دفتر سے پرچہ منگوانے کے لئے اپنا ایڈریس معہ قیمت پیشگی زیادہ سے زیادہ ۷ مارچ ۱۹۳۷ء تک دفتر میں پہونچا دیں۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ر ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

پنجاب کی نئی مجلس وزراء

جدید آئین کے ماتحت پنجاب کی پہلی وزارت کے ارکان کے متعلق چند دنوں سے اخبارات میں جو قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں۔ وُہ وزراء کے تقرر کے اعلان کے ساتھ ختم ہوگئی ہیں۔ انتخابات کے بعد یہ پہلا مرحلہ تھا۔ جو بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اور ہندو اخبارات کی وُہ تمام با در ہوا باتیں جو اتحادی پارٹی کے مفروضہ خلفشار اور ہندو۔ اور سکھ ارکان کے ارادہٗ عدم قبول وزارت کے متعلق صفحۂ قرطاس پر آئیں۔ حرفِ غلط بن کر رہ گئی ہیں۔ مہاسبھائی اخبارات نے جو ہمیشہ "اڑتی چڑیا" کو پکڑنے کے لئے بے تاب رہتے ہیں۔ اپنے جوشِ خیال آرائی۔ اور افسانہ طرازی میں وزارت کے امیدواروں کی اتنی طول طویل فہرست پیش کر دی تھی۔ کہ اگر چند سے اور وزارت کی ترتیب کا اعلان نہ ہوتا۔ تو کوئی عجب نہ تھا۔ کہ یہ فہرست ایک سو چھتر کے عدد سے کم کہیں پر جا کر ختم نہ ہوتی۔

بہرحال جہاں تک وزارت کے مرتب کرنے کا سوال تھا۔ وُہ ختم ہوچکا ہے۔ اور ارکانِ وزارت کے اسماء پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی ترتیب میں مشترکہ ذمہ واری کے اصُول کی پُوری پابندی کی گئی ہے اور اس لحاظ سے اسے ایک نمائندہ وزارت کہا جاسکتا ہے۔ چار وزراء اتحاد پارٹی سے لئے گئے ہیں۔ جو اسمبلی کی سب سے زیادہ مضبوط اور منظم پارٹی ہے۔ ان چار میں سے ہندو دیہاتی طبقہ کے نمائندہ اور ترجمان راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام ہیں۔ جن کی قابلیت۔ تدبر اور بیدار مغزی مسلم ہے۔ باقی تین یعنی آنریبل سردار سکندر حیات خان کے بی ای۔ میجر نواب زادہ ملک خضر حیات خان ٹوانہ۔ اور میاں عبدالحی بی اے ایل۔ایل۔بی ایڈووکیٹ مسلم دیہاتی و شہری طبقہ کے نمائندہ ہیں۔ ہندو شہری طبقات کی نمائندگی کے لئے مسٹر منوہر لال ایم۔اے۔ بیرسٹرایٹ لار کو چُنا گیا ہے۔ اور سکھوں کی نمائندگی سردار بہادر سر سندر سنگھ مجیٹھیا۔ سی آئی ای کے تقرر سے انجام دی گئی ہے۔ جو سکھوں کے اس طبقہ کی ممتاز شخصیت ہیں جو نئے آئین سے تعاون کا حامی ہے۔ غرض وزارت کی ترتیب میں اقلیتوں کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اور مسٹر منوہر لال اور سر سندر سنگھ مجیٹھیا کا انتخاب مشترکہ ذمہ واری کے اصُول کے مطابق عمل میں لایا گیا ہے۔

وزارت کے مرتب کرنے میں سردار سر سکندر حیات خان کو اگرچہ بعض مشکلات پیش آئیں۔ جیسا کہ ان کے اس اعلان سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو وزارت کے ارکان کے متعلق انہوں نے اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ مشکلات کا پیدا ہونا لازمی امر تھا۔ چنانچہ ان کے راستہ میں بڑی مشکل اتحاد پارٹی میں سے وزراء کا انتخاب تھی۔ انہوں نے اس مشکل کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "میرے رفقائے کار کا انتخاب کوئی آسان کام نہ تھا۔ خود یونینسٹ پارٹی میں کئی ایسے ممبر موجود تھے۔ جو صحیح معنوں میں استحقاق رکھتے تھے۔ اور ان میں سے ہر ایک میرا بہترین رفیقِ کار ہوسکتا تھا۔ لیکن میرے اتحادی جائیوں نے ایثار، مسالمت اور رواداری سے کام لیا۔ ورنہ میرے لئے ان متضاد دعاوی کا فیصلہ کرنا سخت مشکل ہوتا۔" شہری ہندوؤں اور سکھوں میں سے وزراء کا انتخاب ان کے لئے مقابلتہً آسان تھا۔

جہاں تک وزراء کی ذاتی قابلیت و اہلیت کا تعلق ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ آنریبل سر سکندر حیات خان، راؤ بہادر چودھری چھوٹو رام۔ مسٹر منوہر لال اور سر سندر سنگھ پہلے بھی حکومت کے ممبر رہ چکے ہیں۔ اور انہیں نظم و نسق کا تجربہ حاصل ہے۔ میجر نواب زادہ ملک خضر حیات خاں اور میاں عبدالحی صاحب ایڈووکیٹ پہلی بار وزیر مقرر ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق بھی حسنِ ظن کرنے کی پوری پوری وجہ موجود ہے۔ میاں عبدالحی صاحب پنجاب کے پُرانے تجربہ کار اور کامیاب وکیل ہیں۔ سات برس تک مرکزی اسمبلی کے رکن رہ چکے ہیں۔ اور اپنے تجربہ اور شاندار قابلیت و لیاقت کی بناء پر اس منصب کے لئے جو انہیں سپرد کیا گیا ہے۔ پورے پورے اہل ثابت ہوں گے۔

میجر ملک خضر حیات خاں پنجاب میں ایک بہت بڑی جاگیر کے مالک و منتظم ہیں۔ اور اس بناء پر مسائل زراعت کے متعلق خاصی واقفیت رکھتے ہیں۔ ان کے متعلق بھی پوری پوری امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وُہ اپنے منصب سے بطریقِ احسن عہدہ برآ ہوں گے۔

غرض ہم تمام وزراء سے امید رکھتے ہیں کہ وُہ آئندہ دورِ حکومت میں بہترین طور پر صوبہ کی خدمات سرانجام دیں گے۔ اور ان بھاری ذمہ واریوں سے جو ان پر عائد کی گئی ہیں پوری طرح عہدہ برآ ہونے کی کوشش کریں گے۔ اور ہمیشہ صوبہ کے بہترین مفاد ان کے پیش نظر رہیں گے۔ ان کا ہر کام خدمتِ عامہ اور صوبہ کی بھلائی کے خیال کے ماتحت انجام پائے گا۔ اور ذاتی اغراض اور نفسانی خواہشات کو ان کے کاموں میں ہرگز کوئی دخل نہ ہوگا۔

"سٹیٹسمین" کی قابلِ اعتراض حرکت

اخبار "سٹیٹسمین" ۳ فروری نے صفحہ ۱۱ کالم ۲ میں خنزیر کے شکار کے متعلق ایک شذرہ کا عنوان Delhi, Mecca of hog-hunters یعنی "دہلی خنزیر کے شکاریوں کا مکہ" رکھا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ انگریزی میں لفظ "مکہ" محاورہ کے معنوں میں لیا جاتا ہے۔ اور انگریزی محاورہ کی رُو سے مکہ ہر اُس جگہ کو کہتے ہیں۔ جہاں دُور دراز سے لوگ بکثرت کسی کام کے لئے جمع ہوتے ہوں۔ لیکن مکہ چونکہ مسلمانوں کا مقدس مذہبی مرکز ہے۔ اس لئے اس لفظ کا اس قسم کا بے محل اور بے جا استعمال سخت قابلِ نفرین ہے۔ اینگلو انڈین اخبارات کے ایڈیٹر چونکہ ان باتوں سے قطعاً نابلد ہوتے ہیں۔ اس لئے وُہ اس لفظ کو استعمال کرتے ہُوئے عدم احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ شذرہ زیر بحث کا عنوان اس لحاظ سے بہت زیادہ قابلِ اعتراض اور رنجیدہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کے ایک مقدس مذہبی مرکز کو ایک ایسی شے کے ساتھ نسبت دیکر استعمال کیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں کے نزدیک حرام ہے۔ اور جس کا نام سُننے سے بھی وُہ نفور ہیں۔

پس اخبار مذکور کی طرف سے اس لفظ کا یہ غیر محتاط استعمال ہمارے نزدیک سخت قابلِ اعتراض ہے۔ جس سے آئندہ اس کو احتیاط کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ظاہر ہے۔ کہ اس لفظ کے استعمال سے اگرچہ اخبار مذکور کا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں ہے۔ بلکہ اس نے ایک انگریزی محاورہ کو بحیثیت محاورہ استعمال کیا ہے۔ لیکن چونکہ اس سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس لگنا لازمی امر ہے اس لئے اخلاق مقتضی یہی ہے۔ کہ حتے الامکان اس کے استعمال سے پرہیز کیا جائے۔ اور خصوصاً ایسے تذکرہ میں جو اسلامی رُوح کے منافی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنِ مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے وعدہ الرحمٰن علم القرآن کے مطابق وہ حقائق عالیہ و معارف عجیبہ عطا کئے جو اپنی نظیر آپ ہیں۔ مسلمانوں نے اس نعمت عظمیٰ کی کما حقہٗ قدر نہ کی۔ اس میں ناسخ و منسوخ کے قائل بنے۔ اس کی عبارتوں میں تقدیم و تاخیر و بے ربطی کو روا رکھا۔ اس کے فہم کو خاص افراد تک محدود جانا۔ اس کے اعلیٰ اور ارفع مضامین کی تفسیر خلاف عقل و نقل کی۔ علیٰ ہٰذا القیاس ایسی ایسی باتوں کو قرآن مجید کے متعلق جائز رکھا۔ جو اس عظیم الشان کتاب کی شایان شان نہ تھیں۔ لیکن وہ خدا جس نے اسے خود اتارا اس نے اپنے پیارے کے ذریعہ سے دنیا کو یہ پیغام سنایا الخیر کلہ فی القرآن کہ یہ قرآن مجید تو ایسی کتاب ہے۔ جو تمام خوبیوں کی جامع ہے۔ پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ ایسی جامع کمالات کتاب کے متعلق ایسے خیالات جو نقص پر دلالت کریں اس کی طرف منسوب ہوں۔ الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ عظیم الشان مشن لے کر اٹھے تھے۔ کہ قرآن کا صحیح فہم اور اس کی حقیقی قدر و منزلت بصورت احسن دلوں میں بٹھائی جائے۔

علماء نے قرآن مجید کا کمال اس کی اعلیٰ تعلیم کی حد تک اور اس کا اعجاز اس کی اعلیٰ فصاحت و بلاغت کی حد تک ہی سمجھا ان کا ذہن اس طرف منتقل نہ ہوا۔ کہ یہ نہ صرف کامل کتاب ہے۔ بلکہ ایک خزانہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نکتہ کو دنیا کے سامنے بڑے زور سے پیش کیا چنانچہ تحریر فرماتے ہیں صحیفہ قدرت کے عجائب و غرائب۔ خواص کسی پہلے زمانے تک ہی ختم نہیں ہو چکے۔ بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے تا خدا کے قول اور فعل میں مطابقت ہو۔ (ازالہ اوہام)

یہ نکتہ معرفت اپنے اندر گوناگوں حقائق و عجائب لئے ہوئے ہے۔

اس سے ہمارے دلوں میں فراخی اور نظروں میں وسعت پیدا ہو گئی۔ قرآن مجید کے معارف و حقائق اور اس کے فہم و تدبر کے لئے نیا راستہ کھل گیا۔ جب آئے دن نئی نئی ایجادیں۔ اور طرح طرح کے انکشافات خدا کا فعل یعنی قدرت پیش کر رہی ہے کہیں ٹیلی ویژن ہے۔ تو کہیں ریڈیو ہے۔ ارسطو اور افلاطون کے نظریے غلط ثابت ہوئے۔ تو پھر ہم کیوں خدا کے قول کے متعلق متقدمین ہی کے بیان کردہ قرآنی حقائق کو کافی سمجھیں۔ قرآن مجید کا یہ اعجاز اور کمال یعنی قدرت کی اشیاء کی طرح اس میں سے نئے نئے انکشاف ہونا ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ اس ہستی کا کلام ہے۔ جس کی تخلیق قدرت ہے۔

اگر مسلمان یہ سمجھ لیتے کہ خدا کے فعل و قول میں مطابقت ضروری ہے تو وہ کبھی بھی ناسخ و منسوخ کے قائل نہ ہوتے۔ مطالعہ صحیفہ قدرت بتاتا ہے۔ کہ اس میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو منسوخ العمل اور بیکار ہو ہر ایک چیز کسی نہ کسی طرح انسانی زندگی کے شعبوں سے متعلق ہے۔ تو پھر کلام مجید میں جو ایسی ہستی کا قول ہے جس کا قدرت فعل ہے ناسخ و منسوخ کی گنجائش کس طرح ہو سکتی ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں تقدیم و تاخیر کا خیال بھی اس حقیقت کے عدم علم سے پیدا ہوا۔ کیا قدرت کی کوئی ایسی چیز ہے جو بے ربط ہو۔ اس علیم و حکیم خدا نے تو اس کی ترتیب ایسی رکھی ہے۔ کہ ہر چیز اپنی جگہ پر موزون ہے اجرام فلکی پر نظر ڈال کر دیکھو۔ زمین پر من حیث المجموع نگاہ کرو چھوٹے چھوٹے ذرات حتیٰ کہ ایک atom کے اندر proton اور electron کے نظام کا بنظر تعمق مطالعہ کرو تو یہی پاؤ گے کہ ہر ایک ایک نظام میں منظم اور ایک سلک میں منسلک ہے کوئی چیز بے ربط یا تقدیم و تاخیر کی محتاج نہیں۔ پس نظام عالم کا اس طرح بے ربطی و بے ترتیبی سے منزہ ہونا قرآن مجید کے تقدیم و تاخیر سے مبرا ہونے پر شاہد ہے۔

قدرت کا مطالعہ ہمیں یہ بھی سبق دیتا ہے۔ کہ اس کے گزشتہ واقعات نہ صرف ہمارے لئے درس عبرت کا حکم رکھتے ہیں۔ بلکہ ان کا اعادہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ جیسا کہ History repeats itself اسی طرح خدا کے کلام میں جو واقعات بیان کئے گئے۔ صرف ہمارے لئے درس عبرت ہی نہیں بلکہ وہ آئندہ زمانوں کے لئے پیشگوئیاں ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علماء کی طرح قرآنی قصص کو محض عبرت آموز ہی قرار نہیں دیا۔ بلکہ فرمایا۔ کہ یہ آئندہ وقتوں کے لئے پیشگوئیاں ہیں۔ اسیطرح کئی اور قرآنی خوبیاں ہیں جو اس نکتہ کے عدم علم کی وجہ سے مخفی رہیں اور کئی عجیب انکشافات ہیں جو اس نکتہ کے معلوم ہونے پر ظاہر ہوئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچروں اور کتب سے ظاہر ہے اور جنکو بخوف طوالت مضمون میں بیان نہیں کیا جا سکتا لیکن اُن کے پڑھنے سے دل سے یہی صدا نکلتی ہے۔ کہ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آلہ و علیٰ عبدک المسیح الموعود

خاکسار محمد عمر بی ایس سی لاہور۔

غیر مبائعین سے چند سوالات

۱۵ء میں مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم کے نام بعض سوالات پر مشتمل ایک خط کسی صاحب نے لکھا تھا۔ اس میں ایک سوال یہ بھی تھا۔ کہ اگر کوئی غیر احمدی احمدیوں کو کافر کہے مگر حضرت مرزا صاحب کو ان کے دعوٰی میں جھوٹا سمجھتا ہو۔ اور ان کو نہ مانتا ہو۔ تو اس کے پیچھے آپ نماز پڑھ لیں گے یا نہیں احمدیوں میں وہ رشتہ داری کر سکتا ہے یا نہیں" اس کا جواب مندرجہ ذیل دیا گیا تھا۔ جو رسالہ المہدی (بابت جنوری و فروری ۱۵ء) میں جسے "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے احمدیہ سٹیم پریس لاہور میں" طبع کرایا تھا شائع ہوا۔:

"ہم جہاں جہاں حضرت اقدس مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ ہے۔ یعنی جن جن ملکوں کے مفتیوں یا علماء نے حضرت اقدس پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ **ان ملکوں میں کسی غیر احمدی کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز نہیں پڑھیں گے۔ ہم تو اگلے خلفاء کے منکروں یعنی شیعوں کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھتے۔** تو حضرت مرزا صاحب کو خلیفۂ رسول اللہ صلعم جان کر آپ کے نہ ماننے والوں اور کافر کہنے والوں کے پیچھے نماز کیونکر پڑھ سکتے ہیں **میرا مذہب تو یہی ہے۔ کہ احمدی غیر احمدی بیوی تو کر سکتا ہے مگر احمدی خاتون غیر احمدی خاوند نہیں کر سکتی** کیونکہ ممکن ہے۔ کہ اس کا خاوند حضرت اقدس مرزا صاحب کا دشمن ہی ہو۔ تو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی غرض سے ایسا کرنا جائز نہیں ہے" صـ۹

کیا غیر مبائعین بتائیں گے۔ کہ اب بھی ان کا یہی عقیدہ ہے۔ یا اس کے خلاف کچھ اور؟ نیز مندرجہ ذیل امور پر بھی روشنی ڈالنے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔

اوّل ہندوستان کے مفتیوں یا علمائے نے حضرت اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ یا نہیں۔ (**دوم**) اگر لگایا ہے تو کیا بموجب فتوی مذکورہ بالا اس ملک میں آپ "کسی غیر احمدی کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز نہیں پڑھیں گے" یا کسی غیر احمدی کے پیچھے پڑھ بھی لیں گے۔ **سوم**۔ اگر کوئی احمدی اپنی لڑکی کسی غیر احمدی سے بیاہ دے تو اسکا یہ فعل اسکے عہد بیعت "دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا" کے رو سے ناجائز ہوگا یا نہیں؟ **چہارم**۔ اگر ناجائز ہوگا تو کیا ایسے شخص کے پیچھے کوئی احمدی نماز پڑھ سکتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں **پنجم**۔ کیا ایک احمدی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم قرآن اور حدیث کے علاوہ حجت شرعی ہے یا نہیں۔ خاکسار تاج الدین اکمل پوری (مولوی فاضل رکن مجلس انصار سلطان القلم قادیان)

334

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریرات میں تناقض ثابت کرنے کے متعلق

غیر مبایعین کی سعیٔ ناکام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہل ”پیغام“ نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مخالفت میں حملے کا کوئی طریق فروگذاشت نہیں کیا۔ آپ کی ذات پر حملے کیے۔ قسم قسم کی بدظنیاں پھیلائیں۔ تہمتیں لگائیں۔ آپ کے عقائد پر ناز یبا حملے کیے۔ اور آپ کے کلام اور تحریروں پر بے جا نکتہ چینی کی۔ مگر وہ خدا جس نے آپ کو منصب خلافت عطا فرمایا۔ وہ آپ کے ساتھ رہا۔ اور آپ کے معاندین کے ہر حملہ کا اس نے خود جواب دیا۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دشمن پسپا ہے اور معاند شرمندہ۔ اور خدا کا مقرر کردہ خلیفہ اپنے فرائض کو کامیابی کے ساتھ سرانجام دے رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی عمر میں برکت ڈالے۔ اور پہلے سے بڑھ کر کامیابی عطا فرمائے۔

امیر غیر مبایعین کی علمیت

امیر غیر مبایعین کی علمیت کا پول تو دیر سے کھل چکا ہے۔ جو شخص لفظ ”قنوات“ کو ”تثنیہ“ بتاتا ہے۔ اس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ علم صرف جیسے مہتم بالشان علم سے بالکل بے بہرہ ہے۔ اور جو شخص ایھا العجول اتق اللہ وخف اولیاء اللہ الودود ولا خوف من الاسود کا یہ ترجمہ کرتا ہے۔ کہ ”اے جلد باز اللہ سے ڈر اور اللہ کے اولیاء سے خوف کر۔ اور شیروں سے تجھے کوئی خوف نہیں“ (حمیۃ النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۲۳) اس کے متعلق کب یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ اسے محاورات عرب کی معمولی سی واقفیت بھی حاصل ہے۔ مگر اپنی اس بے مائگی کے باوجود امیر غیر مبایعین دوسروں پر اعتراض کرنا فخر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ۳ فروری کے پرچہ ”پیغام“ میں انہوں نے میرے مضمون پر تنقید کرنی چاہی ہے۔ مگر دلیل دیکھو تو ندارد۔ اگر انہیں کسی کے کلام پر اعتراض کرنا ہی مقصود ہو۔ تو انہیں اعتراض کے ساتھ دلیل بھی بیان کرنی چاہیئے۔ ورنہ کوئی دانا شخص ان کے اعتراض کی طرف توجہ نہ کرے گا۔

امیر غیر مبایعین کی اس عادت نے اُن کے رفقاء پر بھی اثر کیا۔ چنانچہ بات بات پر تنقید کرنا۔ اور مدمقابل کی ہر روش پر اعتراض اٹھانا ان کا مطمح نظر ٹھہرا۔ مگر اس بات کی کوئی پروا نہیں۔ کہ تنقید یا اعتراض جو پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ فی ذاتہٖ صحیح بھی ہے۔ یا نہیں۔ چنانچہ اس کا نظارہ آپ کو مدثر شاہ صاحب گیلانی کی کتاب ”عقائد احمدیہ“ میں واضح طور پر نظر آئے گا۔

مدثر شاہ صاحب کی تصنیف

اس تصنیف میں شاہ صاحب نے ایک باب خاص طور پر اس امر کے ثابت کرنے کے لئے وقف کیا ہے۔ کہ ”خود میاں صاحب کے کلام میں (تناقضات) ہیں“۔ (صفحہ ۱۱۳) مگر بدحواسی کا یہ عالم ہے۔ کہ اس باب کے آخر میں ایسے حوالے درج کر دیئے ہیں کہ جن سے ان کے نزدیک یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود اور انصار اللہ یا مجلس انصار اللہ اور اس کے سکرٹری کے کلام میں تناقض ہے۔ حالانکہ اس کا باب کے عنوان سے کوئی تعلق نہیں۔

مزید برآں یہ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جن تحریروں میں تناقض ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے ان میں اس قدر تحریف معنوی ولفظی سے کام لیا گیا ہے۔ کہ جس کے مقابل تحریف یہود بھی شرمندہ ہے

نمونۂ تناقض

چنانچہ میں نمونۃً بعض مثالیں پیش کرتا ہوں جن سے یہ ثابت ہو۔ کہ شاہ صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مخالفت میں دیانت و امانت کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور اس امر کی قطعاً پروا نہیں کی۔ کہ ان کا یہ فعل انہیں کس قدر ذلیل کرنے والا ہے:۔

(۱) شاہ صاحب نے سب سے پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مندرجہ ذیل تحریر نقل کی ہے:۔

”لوگ کیوں اپنی جانوں پر رحم نہیں کرتے اور اس صدی کے مجدد کو قبول نہیں کرتے کیا وجہ ہے۔ کہ پہلے زمانہ میں تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی گمراہی کے وقت مامور بھیجتا رہا لیکن اب نہیں بھیجتا۔ اللہ تعالےٰ کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ نہ تھا۔ کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آیا کریں گے۔ پھر اسی صدی کے سر پر کیوں کوئی مجدد نہ آیا۔ آیا اور ضرور آیا۔ مگر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا“۔ (الحکم جلد ۱۵۔ نمبر ۷۔ ۸۔ صفحہ ۵)

اس سے شاہ صاحب یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ ”۱۹۱۱ء تک تو جناب میاں صاحب کا یہ اعتقاد تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود صرف ایک مجدد تھے“۔

نبی مجدد بھی ہوتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تحریر کو اگر کوئی سرسری نظر سے بھی دیکھے تو اُس پر واضح ہو جائے گا۔ کہ آپ نے ہرگز یہ تحریر نہیں فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ”صرف ایک مجدد“ تھے۔ بلکہ آپ نے حضرت مسیح موعود کو ”مجدد“ کہا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مجدد ایک عام لفظ ہے۔ کہ جس میں نبی اور غیر نبی دونو شریک ہیں۔ اس صورت میں اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ”مجدد“ قرار دیا۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ کو غیر نبی کہا گیا ہے۔ کیا شاہ صاحب کو معلوم نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ”مجدد“ قرار دیا ہے (دیکھو سیالکوٹ صفحہ ۹) اور کیا انہیں معلوم نہیں۔ کہ ان کے امیر خود اپنے قلم سے تحریر کر چکے ہیں۔ کہ:۔

”جو شخص تاریخ انبیاء پر نظر غائر ڈالے گا وہ دیکھ لے گا۔ کہ ہمیشہ سے یونہی ”تجدید دین“ ہوتی چلی آئی ہے اور یہ کام ہمیشہ سے انبیاء کرتے چلے آئے ہیں۔ انسانوں کو حقیقی نیکی اور پاکیزگی کی راہوں پر چلانا۔ یہ فخر اسی قوم کو حاصل رہا ہے۔ اس اخیر زمانہ کے لئے ”تجدید دین“ کے واسطے بھی اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو اخیر زمانہ میں ظہور میں آنے والی ہے ایک نبی کو دُنیا کی اصلاح کے لئے مامور کرے گا۔ اور اس کا نام ”مسیح موعود“ ہوگا۔ سو ایسا ہی ہوا“ (ریویو جلد ۵ نمبر ۶۔ صفحہ ۲۱۴)

دیکھا؟ آپ کے ”امیر“ نے کس طرح ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ”مجدد دین“ لکھا۔ اور ساتھ ہی آپ کو نبی بھی کہا۔ اور اسی طرح نبی قرار دیا۔ جس طرح پہلے نبی ہوئے پس مجدد کا لفظ عام ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجددین میں سے ایک مجدد بھی ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ آپ نبی نہیں ہیں۔ پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ لکھنا۔ کہ ”اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپکو دوسرے مجددین میں شامل کریں۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ پس آپ مجدد ہی ہیں۔ نبی نہیں) ایسی ہی حماقت ہے۔ جیسے کوئی شخص انا اول المومنین کو دیکھ کر کہدے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صرف مومن کا خطاب دیا گیا“۔ (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۸۰) ہرگز آپکی الحکم والی تحریر کے متناقض نہیں کیونکہ پہلی تحریر میں آپکو مجدد کہا گیا ہے اور دوسری میں یہ بیان کیا گیا۔ کہ آپ صرف مجدد ہی نہیں۔ بلکہ نبی بھی ہیں۔ تناقض تو تب ہوتا۔ کہ جب پہلی تحریر میں آپ کو مجدد قرار دیا ہوتا۔ اور دوسری تحریر میں مجددیت سے انکار کیا ہوتا۔ یا ایک تحریر میں آپ کو مجدد غیر نبی کہا ہوتا۔ اور دوسری تحریر میں مجدد نبی قرار دیا ہوتا۔ مگر جب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی ایک صورت بھی یہاں نہیں پائی جاتی۔ تو تناقض کیسا؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرا تناقض اور اسکا حل

(۲) پھر گیلانی مذکور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی دو اور عبارتیں نقل کرکے ان میں تناقض ثابت کرنا چاہتا۔ اور اس قدر خیانت سے کام لیتا ہے کہ ایک عقلمند اسے دیکھ کر شرما جاتا ہے:۔

(ا) غرض نفس نبوت کے لحاظ سے ہم صرف ایک ہی قسم کی نبوت مانتے ہیں۔ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۲۷

(ب) جناب مولوی (محمد علی) صاحب اپنے رسالہ میں۔۔۔ مجھ پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ میں نبوت کی تین قسمیں بناتا ہوں حالانکہ حضرت مسیح موعودؑ صرف دو نبوتیں قرار دیتے ہیں۔ ایک نبیوں کی اور ایک محدثوں کی۔ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۳۶

ان دونوں عبارتوں کو نقل کرکے لکھتے ہیں۔ "عبارت (ا) میں میاں صاحب ظاہر کرتے ہیں۔ کہ نبوت کی ایک قسم ہے۔ مگر عبارت (ب) میں بحوالہ مسیح موعود یہ ظاہر کرتے ہیں کہ نبوت کی دو قسمیں ہیں"۔ عقائد احمدیہ صفحہ ۱۵۵

پھر دو اور حسب ذیل عبارتیں نقل کی ہیں

(ا) "جناب مولوی (محمد علی) صاحب اپنے رسالہ میں مجھ پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ میں نبوت کی تین قسمیں بتاتا ہوں حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صرف دو نبوتیں قرار دیتے ہیں"۔ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۳۶

(ب) "میں نبیوں کی تین اقسام مانتا ہوں ایک جو شریعت لانے والے دوسرے جو شریعت تو نہیں لاتے۔ لیکن انکو بلاواسطہ نبوت ملتی ہے۔۔۔۔۔ ایک وہ جو نہ شریعت لاتے ہیں۔ اور نہ انکو بلاواسطہ نبوت ملتی ہے"۔ (القول الفصل صفحہ ۱۴)

اور لکھا ہے۔ کہ "ع ۱ کی عبارت میں میاں صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ میں نبوت کی تین قسمیں نہیں مانتا۔ مگر عبارت "ب" میں لکھتے ہیں کہ میں نبوت کی تین قسمیں مانتا ہوں۔

پھر دو حسب ذیل عبارتیں بھی نقل کی ہیں۔

(ا) "میں نبیوں کی تین اقسام مانتا ہوں" (القول الفصل صفحہ ۱۴)

(ب) "باقی رہیں خصوصیات ان کے لحاظ سے سینکڑوں قسم کی نبوت ہوسکتی ہے"۔ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۳۷

اور ساتھ ہی لکھا ہے کہ میاں صاحب کے قول کے مطابق "اب نبوت کی ایک یا دو یا تین قسمیں نہ رہیں۔ بلکہ نبوت کی صدہا قسمیں ہو گئیں" عقائد احمدیہ صفحہ ۱۵۵

شاہ صاحب کی خیانت

گیلانی موصوف اگر ایمانداری سے کام لیتے۔ تو ان کے لئے ضروری تھا کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پوری عبارات نقل کرتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کرتے تو وہ تناقض جسے وہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہرگز ثابت نہ ہو سکتا۔ اب میں صرف حقیقۃ النبوۃ کی ایک پوری عبارت آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ جس سے آپ کو اس تناقض کی ساری حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۳۶ میں فرماتے ہیں:۔

"میں اس جگہ یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جناب مولوی (محمد علی) صاحب نے میرا مطلب غلط سمجھ کر مجھ پر نبوت کی تین قسمیں قرار دینے کا الزام دیا ہے اصل بات یہ ہے جیسا کہ وہ دوست جنہوں نے میری اس کتاب کا شروع سے مطالعہ کیا ہے۔ سمجھ چکے ہوں گے کہ میں نبوت کی ایک ہی قسم سمجھتا ہوں۔ یعنے نبیوں کی نبوت۔ کیونکہ جو غیر نبی ہے اس میں بعض کمالات کے پائے جانے کی وجہ سے ایک الگ نبوت تو قائم نہیں ہو جاتی۔ آخر وہ جو کچھ ہے وہی رہیگا ہم جو محدثوں کی نبوت کبھی لکھتے ہیں تو اس کے یہ معنے نہیں ہوتے۔ کہ یہ ایک الگ قسم کی نبوت ہے۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ محدث میں بھی بعض کمالات نبوت پائے جاتے ہیں۔ ورنہ نبوت تو نبیوں کی ہی ہوگی۔ پس قسم نبوت کے لحاظ سے ہم صرف ایک نبوت سمجھتے ہیں۔ جس میں وہ تین شرائط پائی جائیں۔ جو میں اوپر لکھ آیا ہوں۔ تو وہ نبی ہے۔ اور اس میں نبوت پائی جاتی ہے اور جس میں وہ تین شرائط نہ پائی جائیں وہ نبی نہیں۔ اور اگر اس کی طرف ہم نبوت کا لفظ منسوب کرتے ہیں۔ تو صرف اس مطلب کو سمجھانے کے لئے کہ اس میں بھی بعض کمالات نبوت پائے جاتے ہیں۔ نہ یہ کہ اس میں فی الواقعہ نبوت ہے۔ نبی تو ایک اصطلاح شریعت اسلام ہے۔ اور لغت بھی اسی معنوں کا اظہار کرتی ہے۔ پس اس اصطلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے نبوت جب ہم کہیں گے۔ تو اس کے معنے ان تین شرائط کا پایا جانا ہے۔ اور جس میں یہ نبوت ہوگی۔ پھر وہ نبی ہی ہوگا غیر نبی کس طرح ہو سکتا ہے۔ غرض نفس نبوت کے لحاظ سے ہم صرف ایک ہی قسم کی نبوت مانتے ہیں۔ باقی رہیں خصوصیات ان کے لحاظ سے سینکڑوں اقسام کی نبوت ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ جن میں سے ایک تقسیم کا بیان میں نے اپنے رسالہ میں کیا تھا۔ کہ ایک شریعت لانیوالے نبی۔ ایک بلاواسطہ نبوت پانے والے نبی۔ ایک امتی نبی۔ اس تحریر سے یہ کہاں سے نکال لیا گیا۔ کہ میں نفس نبوت کے لحاظ سے تین قسمیں نبیوں کی قرار دیتا ہوں۔ اس لحاظ سے تو میں ایک ہی قسم نبوت کی سمجھتا ہوں۔ ہاں خصوصیات کو لو تو سینکڑوں اقسام بھی بن سکتی ہیں۔۔۔۔ پس خصوصیات کے لحاظ سے تین کی سینکڑوں قسمیں بن سکتی ہیں۔ میں نے ان تین کا ذکر کیا تھا جن کا میرے مضمون سے تعلق تھا۔ میں نے اقسام نبوت کو گننے کا تو ارادہ نہیں کیا تھا"

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ نفس نبوت کے لحاظ سے نبوت کی ایک ہی قسم ہے۔ ہاں چونکہ خصوصیات سینکڑوں ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اگر خصوصیات کو مدنظر رکھا جائے۔ تو نبوت کی بھی سینکڑوں قسمیں ہوں گی۔ جن میں سے تین کا القول الفصل میں اس لئے ذکر ہوا کہ ان کا مضمون سے تعلق تھا۔ غرض جن تحریرات کو نقل کرکے "گیلانی" صاحب نے تناقض ثابت کرنے کی کوشش کی تھی ان میں کوئی تناقض نہیں۔ ہاں اس سے ٭ ان کی بددیانتی یا جہالت کا بھانڈا ضرور پھوٹ گیا۔ خاکسار محمد صادق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

احرار کی مضحکہ خیز حرکات

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی لاجواب باتیں کرنے میں عدیم النظیر ہیں ایسے بزرگوار اگر یہ اعلان کردیں۔ کہ جیوش احرار باغیانِ ہسپانیہ کو موت کی نیند سلانے چلے ہیں۔ تو بھی کوئی بُرا نہیں مانے گا۔ کیونکہ دنیا جانتی ہے کہ مولوی صاحب ہمیشہ بے ٹھکانے کی کہا کرتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کا مرض انفرادی نہیں بلکہ جماعتی ہے۔ تمام احراری لیڈر مضحکہ خیز شیخیاں بگھارنے کے عادی ہیں گویا

این خانہ تمام آفتاب است

حال میں مولوی مظہر علی صاحب کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں۔

"یہ غلط ہے کہ احرار کے نمائیندے اتحاد پارٹی میں شامل ہوکر ترتیب وزارت میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ مجلس احرار آزادی ہند کی حامی ہے۔ اس لئے یونینسٹ پارٹی جیسی سرکار پرست جماعت سے تعاون نہیں کرسکتی"۔

یہ ترتیب وزارت میں حصہ لینے کی بھی ایک ہی رہی۔ آخر مولوی صاحب کے ساتھ کتنے احراری ارکان ہیں۔ جو ترتیب وزارت میں حصہ دار بن سکتے ہیں۔ لے دے ایک مولوی صاحب ہی تو رہ گئے ہیں۔ یا زیادہ کوشش کریں۔ تو خواجہ غلام حسین بھی ان کے ساتھ مل جائیں۔ لیکن ایک٭ دو ممبر وزارت بنانے یا بگاڑنے میں کیا حصہ لے سکتے ہیں۔ یہ تو خیر گزری کہ چار پانچ احراری منتخب نہیں ہونے۔ ورنہ مولوی مظہر علی یہ اعلان کرتے بھی نہ جھجکتے۔ کہ "یہ غلط ہے۔ کہ احرار پارٹی وزیر ہند کا تقرر اپنی مرضی کے مطابق کرنا چاہتی ہے۔ وہ تو وائسرائے کی معزولی کا بھی حکم جاری کرنے والی ہے" کیا خوب

اس جبر پر تو ذوق بشر کا یہ حال ہے
کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

(زمیندار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

335

الفضل کا ہفتہ وار مکتوب جاپان

ہیاشی کابینہ کے اجزائے ترکیبی اور جاپانی تجارت

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

کوبے - ۱۱ر فروری - جیسا کہ آثار سے نظر آتا تھا - جنرل اوگاکی کو کابینہ کی تشکیل کے کام میں ناکامی ہوئی - اور بالآخران کو بادشاہ کے حضور گزارش کرنی پڑی - کہ شاہی حکم واپس لے لیا جائے - چنانچہ بعدہٗ جنرل ہیاشی کو حکم ملا اور انہوں نے موجودہ وزارت قائم کی - جنرل اوگاکی کی ناکامی کی ایک ہی وجہ ہے - اور وہ فوجی حلقوں کی مخالفت ہے - ورنہ اکثر اہل الرائے لوگوں کی نظر میں صاحب موصوف ہر لحاظ سے وزیر اعظم کے عہدہ کیلئے لائق ترین آدمیوں میں سے تھے - جنرل اوگاکی کی شکست درحقیقت فوج کے مقابلے میں سیاسی پارٹیوں کی شکست ہے -

جنرل ہیاشی نہایت قابل جرنیل ہیں مانچورین واقعہ رونما ہوتے وقت یہ کوریا میں متعیم افواج کے سپہ سالار تھے - اور انہوں نے ان واقعات کی ابتدا میں ہی اپنی ذمہ داری پر ایسے فوجی اقدامات شروع کر دئے جن کی نسبت کہ جاپان امپیریل جنرل سٹاف ابھی پس و پیش کر رہا تھا - اوکادا کابینہ میں یہ وزیر جنگ تھے مگر ان کی جاری کردہ اصلاحات کی نسبت کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر ایک فوجی افسر نے ایک دوسرے بڑے افسر کو قتل کر دیا تھا جس واقعہ کی ذمہ داری اپنی ذات پر لیتے ہوئے جنرل ہیاشی اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے تھے - فوجی حلقے چونکہ انپر اعتماد رکھتے ہیں - اس لئے جب انکو کابینہ بنانے کا حکم ملا - تو اس کام میں انکو چنداں دقت پیش نہ آئی انہوں نے فوجی اور بحری محکموں سے خواہش کی کہ وزیر جنگ اور وزیر بحری کیلئے وہ جنرل آتاگاکی اور امیرالبحر سوئی تو گو کو آگے کریں - مگر ان دونوں افسروں کے متعلق باور کیا جاتا ہے کہ ان کے خیالات اصلاحات وغیرہ کے بارے میں اس انتہائی رنگ کے ہیں جو فوج کے درمیانی طبقوں میں عام طور پر رائج ہیں - اعلیٰ فوجی اور بحری حکام چونکہ نہیں چاہتے - کہ ان خیالات کو اسی وقت عملی صورت دینے کی کوشش کی جائے - اسی لئے انہوں نے جنرل ہیاشی کی اس خواہش کو پورا کرنے سے عذر ظاہر کیا - اور بالآخر جنرل نکامورا اور امیرالبحر یونائی ان دونوں عہدوں پر فائز ہوئے -

جن حالات میں جنرل اوگاکی کو کابینہ بنانے میں ناکامی ہوئی - اور پھر جس طرح ہیاشی کابینہ وجود میں آئی یہ اس امر کا بین ثبوت ہیں - کہ موجودہ وقت میں کوئی جاپانی مدبر اپنی قابلیت کی خواہ کیسی ہی اعلیٰ شہرت کیوں نہ رکھتا ہو - اگر فوجی حلقوں میں اسپر اعتماد نہ کیا جاتا ہو تو وہ ہرگز آگے نہیں بڑھ سکتا - اب ایک دلچسپ سوال یہ ہے - کہ گو فوجی حلقوں میں اتنی طاقت ہے - کہ جو آدمی یا جو پالیسی ان کو ناپسند ہو اسکو کامیاب نہ ہونے دیں - مگر کیا وہ یہ بھی خیال کرتے ہیں - کہ ان کے خیالات خصوصی کو اس حد تک رائے عامہ کی تائید حاصل ہے کہ وہ بلا خوف ان خیالات کو عملی جامہ پہنا سکتے ہیں ؟ ہیاشی کابینہ کے اجزائے ترکیبی پر غور کرنے سے اس سوال کا مکمل جواب سامنے آجاتا ہے - جو نفی میں ہے - اول تو فوجی اور بحری حکام کی طرف سے جنرل اتاگاکی اور امیرالبحر سوئی شوگو کو وزیر بنانے سے انکار یہ ظاہر کرتا ہے کہ ان کی نظر میں ابھی وقت نہیں کہ انتہائی خیالات کے مطابق تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں - دوسرے ہرچند کہ جنرل ہیاشی کو فوج کا اعتماد حاصل ہے - مگر منسٹری قائم کرنے میں انکو بھی دقتوں کا سامنا ہوا اور ابھی ہو رہا ہے - ابتدا میں انہوں نے تین قلمدان سنبھال لئے اور اپنے ساتھ کے وزرا میں سے بھی دو تین کو دو دو قلمدان سپرد کئے اس خیال اور امید میں کہ چند دن میں سہولت کے ساتھ مناسب آدمی تلاش کر لئے جائیں گے

مگر جاپانی وزارت کا عہدہ ان دنوں کچھ ایسی چیز ہو کر رہ گیا ہے - کہ جس کے بھی پیش کیا جائے بسا اوقات وہ انکار کر دیتا ہے جنرل اوگاکی کی ناکامی کے بعد وزارت اعظم کیلئے جو شخص پہلا انتخاب تھا اسکو کابینہ بنانے کا ارشاد صرف بدیں وجہ نہ کیا گیا - کہ قبل ہی سے معلوم تھا - کہ وہ انکار کر دے گا - چنانچہ جنرل ہیاشی کو ارشاد ہوا - ہیاشی نے وزارت مال کا عہدہ ایک شخص کے پیش کیا - مگر اس نے عذر کر دیا - وزارت خارجیہ کا عہدہ جاپانی سفیر مقیم امریکہ کی سامنے پیش کیا گیا - مگر اس نے انکار کر دیا - وزارت جنگ کا عہدہ جنرل سوگی یاما کے پیش کیا - اس نے بھی اول انکار کیا - اور جنرل نکامورا کا تقرر عمل میں آیا - ہیاشی نکامورا کو لینے پر چنداں خوش نہ تھے - مگر خیر بالآخر راضی ہو گئے مگر جنرل نکامورا ہفتہ عشرہ میں مستعفی ہو گئے - کیونکہ وہ بیمار ہو کر ہسپتال میں بعارضہ ٹائیفائڈ صاحب فراش ہیں - ان کے مستعفی ہونے پر وزارت جنگ کیلئے دوبارہ جنرل سوگی یاما کا نام پیش ہوا اور اس مرتبہ وہ راضی ہو گئے - ایک اور وزارت مسٹر تنابے TANABC کے پیش کی گئی - مگر انہوں نے انکار کر دیا اور اب اس عہدہ پر کاؤنٹ کوداما KADAMA فائز ہوئے ہیں

جنرل ہیاشی نے تین وزارتیں تین سیاسی پارٹیز کے سرکردہ لوگوں کے سامنے پیش کی تھیں - مگر اس شرط پر کہ وہ اپنی اپنی پارٹی سے تمام تعلقات قطع کر لیں - سے یوکائی اور من سیٹو (کہ یہی دو بڑی پارٹیاں ہیں) کے آدمیوں نے صاف انکار کر دیا - مگر تیسری پارٹی کے آدمی نے عہدہ قبول کر لیا - اور وزیر زراعت کا قلمدان سنبھالا - غرض واقعات پر نظر رکھنے والے تمام سیاسی رہنما یہ احساس کئے ہوئے ہیں - کہ حالات ایسے ہیں - کہ انہیں وزیر بنکر کامیابی سے اس عہدہ کو نباہ دینا مشکل امر ہو گیا ہے - اس لئے کئی ان میں سے انکار کر دیتے ہیں -

مگر بہر حال ایک کابینہ معرض وجود میں آگئی ہے - اور توجہ اب چین کے معاملات کی طرف پلٹتی نظر آتی ہے - سیانفو میں ظاہر ہونے والے فساد پر مرکزی گورنمنٹ پورا قابو پا چکی ہے - اور اس کے پاؤں اب پہلے کی نسبت مضبوط ہو گئے ہیں - لہذا جاپان میں یہ توقع کی جاتی ہے - کہ چینی مرکزی حکومت اب شمالی چین کے علاقوں کی طرف توجہ کرے گی - کہ دوبارہ ان کو اپنے اثر اور تصرف کے ماتحت لے آئے - شمالی چین کے علاقہ ہوپی چہار میں ایک نیم خود مختار سی حکومت ہے - اور اسی نواح میں ایک چھوٹا سا علاقہ بالکل خود مختار بنا بیٹھا ہے - گو کہ عام طور پر اس ملک میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ غالباً چین کی مرکزی حکومت یہ بیوقوفی اس وقت نہیں کرے گی - کہ شمالی چین کے موجودہ سیاسی نظاموں کو الٹنے کی کوشش کر کے جاپان کو ناراض کرے - مگر ہوپی چہار علاقہ کے رہنما جنرل چیانگ کیشک کی روز افزوں طاقت سے مرعوب نظر آتے ہیں - اور معلوم ہوتا ہے کہ اس سوال پر غور کر رہے ہیں - کہ کس طرح مرکزی حکومت کے ساتھ اپنے تعلقات کو استوار کریں کیونکہ انہوں نے دو نمائندے نیننکنگ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ کیومنٹانگ کے مرکزی اجتماع میں شرکت کریں - جو فروری کی پندرہ تاریخ سے شروع ہوگا -

جاپانی کپڑے کا دساور ہر طرف سے مشکلات سے دوچار ہے - کیونکہ جن ملکوں میں یہ کپڑا جاتا تھا ان سب نے اس پر بھاری محصولات عائد کر دئے - خصوصاً تمام ان ملکوں نے جو جاپان کے بڑے گاہک ہیں - کل ۱۲۷ بیرونی ملکوں میں سے جن میں جاپانی کپڑا جاتا ہے ۷۶ ملکوں نے کوٹا سسٹم اختیار کر لیا ہے اس لئے کاروباری حلقے ایسی تجویزیں کر رہے ہیں کہ ان منڈیوں کے ہاتھ فروخت کو ترقی دی جائے - جو اس وقت اتنی اہم نہ خیال کی جاتی تھیں - مگر عام طور پر یہ توقع نہیں کی جاتی - کہ ایسی تجاویز سے کوئی معتدبہ فائدہ ہوگا - ان حالات میں صناعوں اور سوداگروں کی توجہ چین کیطرف منعطف ہو رہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاجی محمد یوسف صاحب مرحوم پنڈی چری

حاجی محمد یوسف صاحب زرگر مرحوم نے ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت اور عشق رکھتے۔ یہاں تک کہ حضور کے ذکر پر آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ بڑھاپے کی عمر میں دم مرگ تک تبلیغ کرتے رہے۔ یہ آپ کی تبلیغ کا اثر ہی تھا۔ کہ آپ کے خاندان کے اکثر افراد پنڈی چری۔ پاک پٹن اور سید والا میں احمدی نظر آتے ہیں۔ مرحوم اپنے خاندان کے احمدیوں کی اصلاح کا درد دل میں رکھتے موقعہ پانے پر ان کو وعظ و نصیحت کرتے اور بہ حیثیت بزرگ ہونے کے فرداً فرداً بھی نصیحت کیا کرتے۔ بے ہودہ قومی رسوم کے مخالف تھے حتی الامکان اپنی قوم سے ان کے اڑانے کی کوشش کیا کرتے معاملات لین دین میں بہت اچھے تھے۔ آپ کا پیشہ زرگری تھا۔ لیکن زرگروں کے لئے عمدہ نمونہ تھے۔ جو چیز اور زیور بناتے۔ اس میں قطعاً کھوٹ نہ ملاتے۔ اور نہ کسی سے دھوکا کرتے یہی وجہ تھی۔ کہ آپ کے وطن میں ہندو اور غیر احمدی بھی آپ پر بہت اعتبار اور یقین رکھتے تھے۔ طبع کے حلیم اور شریف تھے۔ اپنے علاقہ اور اپنی قوم میں بزرگ اور معزز سمجھے جاتے تھے۔ عام طور پر لوگوں سے نیک سلوک کرتے تھے۔ احمدیوں سے خصوصاً ہمدردی سے پیش آتے اور جماعت احمدیہ پنڈی چری کا کام اخلاص محنت اور سرگرمی سے کرتے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی عشر حصہ کی وصیت کر دی تھی اور بعد ازاں آٹھویں حصہ کی وصیت کی۔ ادائیگی چندہ میں۔ آپ پیش پیش تھے وفات کے وقت آپ کے ذمہ کوئی بقایا نہ تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تمام تحریکوں میں اپنی طاقت کے موافق ہمیشہ حصہ لیا کرتے تھے

مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تہجد گذار اور جماعت احمدیہ پنڈی چری کے امام الصلوٰۃ تھے۔ مرحوم کو قادیان دارالامان میں ہجرت کرکے جانے کا بہت شوق تھا۔ آپ نے وہاں اپنی اولاد سے دو مکان تعمیر کرائے۔ مگر مصلحت الٰہی سے اپنی زندگی میں ہجرت نہ کر سکے۔ مرحوم نے ۱۹۳۲ء میں اپنے مکان واقعہ پنڈی چری کے متصل ایک خام مسجد تیار کی جو جماعت احمدیہ کی موجودہ ضروریات کے لئے کافی ہے ۱۹۳۴ء میں مرحوم نے اپنی زوجہ سمیت بیت اللہ کا حج کیا اور مدینہ منورہ میں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کے مزار مبارک کی زیارت کی۔ حج سے واپسی پر بہت کمزور اور نحیف ہو چکے تھے۔ پیچش اور اسہال کی شکایت ہو گئی۔ بالآخر بروز جمعرات ۲۸ر مئی ۱۹۳۶ء کو بعمر ۷۰ سال پنڈی چری میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جنازہ علاوہ احمدی مرد اور عورتوں کے غیر احمدیوں نے بھی پڑھا۔ پھر آپ کی نعش مقبرہ حبیب شاہ کے احاطہ میں بطور امانت دفن کی گئی۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء کے موقعہ پر آپ کی نعش اور آپ کی بھاوجہ صاحبہ مسماۃ زینب بی بی زوجہ میاں محمد حسین صاحب کی نعش بذریعہ لاری قادیان دارالامان پہنچائی گئی۔ مورخہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۳۶ء بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حاجی صاحب مرحوم اور آپ کی بھاوجہ کا جنازہ پڑھایا۔ ایسے موقعہ پر جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جنہوں نے جلسہ سالانہ میں لوگوں کا اژدھام دیکھا ہو پھر حاجی صاحب مرحوم اور مسماۃ زینب بی بی صاحبہ اسی روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے قطعہ میں بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ حاجی صاحب مرحوم اور ان کے پسماندگان کے لئے دعا خیر فرمائیں۔

خاکسار غلام احمد خان ایڈووکیٹ پاکپٹن

عورتوں کو ہر مہینہ تکلیف ہونے لگی

ایک وہ وقت تھا۔ کہ جب ماہواری ایام کی بیماریوں کو کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ اس کے بعد ایک وقت ایسا آیا کہ ۸۰ فی صدی عورتیں ایام کی مختلف تکلیفوں میں مُبتلا ہوگئیں۔ اُن میں سے بعض کو ماہواری ایام کے زمانہ میں بہت زیادہ اور ناقابل برداشت درد ہوتا تھا۔ اور کسی کو بے وقت اور بے قاعدہ ایام آنے لگے تھے۔ اور کسی کو آتے ہی نہ تھے۔ اور کسی کو ضرورت سے زیادہ آتے تھے۔ کسی کو ان دنوں میں سر کے درد اور پنڈلیوں اور کمر کے درد اور پیٹ کے درد کی سخت تکلیف ہوا کرتی تھی۔ اور کسی کو مقدار سے بھی کم آیا کرتے تھے۔ کسی کو دورے پڑنے لگتے تھے۔ اور لوگ آسیب اور اوپری خلل کا شبہ کرتے تھے۔ غرض ہر جگہ یہی مصیبت تھی۔ اور اسی طرح ہزارہا عورتیں ایام کے زمانہ میں سخت تکلیف اُٹھاتی تھیں۔

اس کے بعد جب دہلی کے زنانہ دواخانہ نے اپنی مشہور دوا "**کورس**" کا اعلان کیا تو ایسا حیرت انگیز انقلاب ہوا۔ کہ جس عورت نے ایک شیشی استعمال کی اُسے ہی آرام ہوگیا۔ ہزارہا عورتوں نے صرف اس دوا کی بدولت اِن خطرناک تکلیفوں سے نجات حاصل کر لی۔ کیونکہ اس دوا کی صرف ایک شیشی استعمال کر لینے سے ماہواری ایام کی خواہ کوئی تکلیف ہو بالکل دور ہو جاتی ہے۔ اور پھر ہر مہینہ اپنے ٹھیک وقت پر اور صحیح تعداد میں ماہواری ایام آنے لگتے ہیں۔ اپنے اثر کی وجہ سے ڈاکٹر اور حکیم لوگوں میں بھی یہ دوا عزیز ہوگئی۔ اور آج مختلف مقامات پر بہت سے ڈاکٹر اور حکیم اسی دوا کو اپنے مریضوں پر استعمال کرکے بڑی بڑی رقمیں حاصل کر لیتے ہیں۔ اس لئے ہمارا مشورہ ہے۔ کہ اگر **کوئی بہن** اب بھی اس تکلیف میں مبتلا ہو یعنی ماہواری ایام میں کوئی خرابی ہو۔ درد اور تکلیف سے آتے ہوں یا رُک رُک کر آتے ہوں۔ یا اور کوئی بھی خرابی ہو۔ تو اُسے چاہئے کہ

لیڈی ڈاکٹر انچارج زنانہ دواخانہ بکس ۳۴ دہلی

کو خط لکھ کر ایک شیشی **کورس** کی منگائے اور استعمال کرے۔ **ایک شیشی کی قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے ہے۔ اور محصول ڈاک پانچ آنے ۵ر**

واضح رہے کہ ماہواری ایام کی ہر تکلیف میں یہ دوا اپنا پورا اثر دکھاتی ہے۔ اور ماہواری ایام پھر ہر مہینہ باقاعدہ اور وقت مقررہ پر آنے لگتے ہیں۔ اور اس کے بعد عرصہ دراز تک عورت ماہواری ایام کی بے قاعدگیوں میں اور تکلیفوں میں مبتلا نہیں ہوتی۔ یہ دس سال کا تجربہ ہے۔ اور ہمیشہ بالکل صحیح ثابت ہوا ہے۔

ہندو بیواؤں کو دوبارہ شادی کی اجازت

ریاست ٹراونکور کی لیجسلیٹو اسمبلی نے ہندو بیواؤں سے شادی سے متعلقہ مسودہ قانون کی تیسری خواندگی منظور کر لی ہے۔ اب صرف ایوان اعلیٰ کی تصدیق باقی رہ گئی ہے جس کے بعد یہ بل قانون بن جائیگا۔ یہ بل برطانی ہند قانون کے مطابق مرتب کیا گیا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ ہندو بیواؤں کی شادی کی راہ میں آئینی رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔

درختوں کی نیلامی

بحوالہ ریزولیوشن ۱۹۱ ع۔ م۔ مورخہ ۲۴-۲-۳۶ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ محلہ دارالعلوم (قادیان) میں سے گذرتی ہوئی جو سڑک بورڈنگ ہائی سکول (قادیان) کو جاتی ہے۔ اس پر جو درخت دو طرف ہیں ۳۸ کے قریب ہیں۔ بذریعہ اشتہار نیلام کئے جاویں۔ اس واسطے ۱۰ مارچ ۳۶ء کو یہ درختان موقعہ مذکور پر ½۸ بجے صبح صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مختار عام منشی محمد الدین صاحب نیلام کریں گے۔ ان درختان شیشم میں سے علاوہ جلانے کی لکڑی کے کار آمد لکڑی یعنی شہتیر۔ بالے۔ چارپائیوں کے پائے۔ میز کرسیوں وغیرہ وغیرہ کے لئے بھی نکل سکتے ہیں۔

لہذا بغرض آگاہی عام اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خواہشمند اصحاب ٹھیک وقت مقررہ پر پہنچ کر خرید فرمادیں۔ رقم نقد وصول کی جائے گی۔ یہ نیلامی خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان کے پاس سے شروع ہو گی۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

مفرح یاقوتی

شادی ہولی؟ آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے آج ہی استعمال کر کے دیکھئے۔ اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ ایک اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالٰے کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل۔ یاقوت۔ مرجان۔ کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اسکے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اور تمام اکابرین سلسلہ احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشہ دار چیز شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے

مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفرحات اور مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ **پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ** (صہ) ہیں ایکماہ کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

نیچے قیمتیں پوری درج ہیں۔ اخیر مارچ تک امرت دھارا اور اس کے مرکبات ¾ قیمت پر اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر منگواویں!

امرت دھارا کے چھتیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں

جناب کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا و اشوگری کی معرکہ خیز ایجادیں۔ جن کو

۳۱ مارچ کے اندر اندر رعایتی قیمت پر منگوا کر فائدہ اٹھاویں!

یہاں قیمتیں سب پوری درج ہیں رعایت کاٹی جاویگی!

امرت دھارا (رجسٹرڈ) اکسیر اعظم تقریباً ہر مرض کا یقینی علاج۔ بنی نوع انسان کیلئے نعمت عظمٰے ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنہ۔

اشوگری (رجسٹرڈ) ذیابیطس و کمزوری باہ کا فوری و یقینی علاج ہے قیمت چار روپے۔ نمونہ ایک روپیہ۔

میٹھا پھل (رجسٹرڈ) تعجب خیز ایجاد ہے۔ جن کے لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں بصرف ایک خوراک حاملہ کو تیسرے ماہ کے آغاز میں کھلادیں۔ پرماتما کی کرپا سے لڑکا ہی ہوگا۔ لڑکی پیدا ہونے کی صورت میں قیمت واپس قیمت دس روپے۔

پھولو پھلو (رجسٹرڈ) جب بچہ دن بدن سوکھتا جاتا ہو تو اس دوا کو اس کی پیٹھ پر ملش کر دیں۔ کچھ کیڑوں کا اخراج ہوگا۔ اور بچہ موٹا ہونے لگے گا۔ قیمت ایک روپیہ۔

کرن جوانی (رجسٹرڈ) بوڑھوں کو جوان بنانے والی اور جوانوں کی جوانی قائم رکھنے والی اکسیر۔ اسکے ہوتے ہوئے جانداروں کے غدود لگانے کی ضرورت نہیں رہتی ہے۔ قیمت ۲۴ گولی ایک روپیہ۔

برہم تیر رس (رجسٹرڈ) **گٹھرا کی دوائی** جن مستورات کے بچے کسی خاص عمر کو پہنچ کر گذر جاتے ہیں۔ وہ ایام حمل میں اس دوا کو کھا لیا کریں۔ تو پرماتما کی کرپا سے اولاد بچ جاویگی۔ مکمل خوراک کی قیمت مبلغ دس روپے (عہ)۔

مدہٹ (رجسٹرڈ) اگر اس دوا کو جانتے یا نہ جانتے ہوئے شراب میں گھول دیا جائے تو آہستہ آہستہ پینے والے کو اس سے نفرت ہو جاتی ہے۔ پبلک کے فائدے کیلئے قیمت صرف دو روپے۔

بلا دور (رجسٹرڈ) بلا کسی تکلیف کے اس کا استعمال افیون کو چھڑا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

ایک کارڈ آنے پر کارخانہ امرت دھارا کی فہرست ادویات مفت بھیجی جاتی ہے

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ **امرت دھارا ۱۲۵ لاہور**

المشتہر۔ منیجر امرت دھارا او شدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب میں ربیع کی روغنی اجناس اور السی کی فصلوں کا دوسرا تخمینہ

۳۶-۱۹۳۵ء سے پہلے پانچ سال کے اندر پنجاب میں اوسطاً جس قدر رقبہ میں ربیع کی روغنی اجناس اور السی کی فصلیں بوئی گئیں۔ وہ برطانوی ہند میں ہر فصل کے رقبہ زیر کاشت کا قریباً ۱۵۷ اور ۰۶۸ فی صدی تھا۔

رقبہ جات زیر کاشت روغنی اجناس (توریا سرسوں رائی اور تارامیرا) اور السی کا موجودہ تخمینہ بالترتیب ۶۸۸۷۰۰ اور ۲۹۳۰۰ ایکڑ ہے۔ اس کے مقابلہ میں گذشتہ سال کا دوسرا تخمینہ بالترتیب ۵۸۵۹۰۰ اور ۲۸۷۰۰ ایکڑ اور اصل رقبہ بالترتیب ۷۰۵۲۰۰ ایکڑ اور ۲۸۳۰۰ ایکڑ تھا۔ پہلے تخمینہ کے بالمقابل رقبہ جات زیر کاشت شدہ روغنی اجناس میں ۳ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ جس کا باعث یہ ہے کہ اضلاع سے نظر ثانی اور تصحیح کردہ تخمینہ جات موصول ہوئے۔ موجودہ تخمینہ سال گذشتہ کے دوسرے تخمینہ سے بقدر ۱۸ فیصدی زیادہ لیکن اصل رقبہ سے بقدر ۲ فیصدی کم ہے۔ اس تخفیف کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ تخم ریزی کے وقت بارش کم ہوئی اور بعض اضلاع میں روغنی اجناس کی جگہ دوسری فصلوں نے لے لی۔ مجموعی رقبہ میں سے ۳۵۵۶۰۰ ایکڑ آبپاش اور ۳۳۳۱۰۰ ایکڑ غیر آبپاش ہے توریا کا تخمینی رقبہ (جو مندرجہ بالا تخمینہ میں شامل ہے) ۳۱۲۹۰۰ ایکڑ ہے۔ جس میں صرف ۲۰۷۰۰ ایکڑ غیر آبپاش شدہ ہے السی کا رقبہ زیر کاشت وہی ہے۔ جو پہلے تخمینہ میں تھا۔ لیکن گذشتہ سال کے اصل رقبہ سے بقدر ۴ فیصدی زیادہ ہے۔ توریا کی فراہمی قریباً ختم ہو چکی ہے اور اس کی پیداوار تحت الاوسط سے اوسط درجہ تک ہے حال میں جو بارش ہوئی۔ اس سے استادہ فصلوں کو فائدہ ہوا۔ دیگر روغنی اجناس کی حالت درجہ اوسط کا ۹۳ فیصدی ہے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

ایک قطعہ زمین نیلام ہوتا ہے

موضع ہلال پور تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور سرگودھا میں ۳۶ کنال اراضی نہری جس کے نمبران خسرہ ۳۲، ۴۲، ۸ ہیں۔ اور ۱۹۲۷ء سے صدر انجمن کی ملکیت و مقبوضہ ہے۔ اس رقبہ کو صدر انجمن نے فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لہٰذا یہ رقبہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو بروز ہفتہ موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے۔ خواہشمند اصحاب موقعہ پر پہنچ کر بولی دیں زر نیلام کا ¼ حصہ وصول کیا جائیگا۔ اور بقیہ ¾ حصہ صدر انجمن مذکور سے منظوری حاصل ہونے پر وصول کر کے داخل خارج کرا دیا جائے گا۔ ارد گرد کی احمدی جماعتیں خریدار پیدا کر کے ممنون فرمائیں۔ ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

مستورات کے بعض پوشیدہ امراض کو ایک قابل اور پرانا تجربہ رکھنے والی عورت بخوبی سمجھ سکتی ہے اور کامیاب علاج کر سکتی ہے۔ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ انکی ادویہ کے استعمال سے مایوس عورتیں بھی اولاد حاصل کر چکی ہیں۔ لہٰذا وہ بہنیں جو کہ کئی ایک علاج کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے مکمل دوا طلب فرمائیں۔ انشاء اللہ ضرور ان کی گود ہری ہو گی مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہو گی محصولڈاک علاوہ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ پتہ شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ
اردو شارٹ ہینڈ صرف دس آسان سبق پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت
اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

موتی سرمہ

دنیا مان چکی ہے کہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

جس نے ایک دفعہ بھی اس سرمہ کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے گرویدہ ہو گیا۔ کیونکہ یہ سرمہ ضعف بصر، ککرے، جلن، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، کوہانجی، ارتوند۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعود کا خاندان مبارک تو موتی سرمہ کو ہی پسند فرماتا ہے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپکے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا"

حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے خاندان ذی الاحترام میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے

شاہی حکیم حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رض کے صاحبزادگان تحریر فرماتے ہیں کہ "پچھلے دنوں عزیز عبد الباسط کو آشوب چشم اور ککروں کی تکلیف تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ استعمال کی گئیں۔ کوئی فائدہ نہ ہوا مگر آپ کا موتی سرمہ بہت مفید اور کامیاب رہا۔ درحقیقت یہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے"

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی رائے

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپکے سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اور اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی ہے۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور بدوں آپ کے تقاضہ کے محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو آپ تک پہنچاتا ہوں کہ میری یہ تحریر شائع کر دیں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہو سکیں"

چیلنج

اگرچہ سب یہی کہتے ہیں کہ میری چیز سب سے اچھی ہے مگر ع مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ موتی سرمہ کے اعلیٰ ہونے کے متعلق قادیان کی بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کی حقیقی رائیں آپنے ملاحظہ فرمائیں اگر اور کسی کے پاس بھی ایسی اعلیٰ چیز ہو تو وہ بھی اس پایہ کی شہادتیں اپنے سرمہ کے متعلق پیش کرے۔ لہٰذا آپ اس سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ قادیان میں بہترین سرمہ موتی سرمہ ہی ہے۔

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقائق و معارف کے لحاظ سے بیش بہا مگر قیمت کے لحاظ سے بیحد ارزاں کتابیں

337

جو بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر شائع کی تھیں۔ اب تھوڑی تعداد میں باقی رہ گئی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ انہیں جلد سے جلد خرید لیں۔ ورنہ بعد میں یہ کسی قیمت پر بھی نہ مل سکیں گی۔ بلکہ مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے دوستوں کی معرفت اگر منگوائی جائیں۔ تو محصولڈاک بھی بچ سکتا ہے۔ اور جس جگہ سے کوئی نہ آسکے وہاں کے دوست مل کر اکٹھا آرڈر بھیجیں تاکہ کتابیں بذریعہ ریلوے بھیجی جائیں۔ اس طرح بھی محصولڈاک کی کافی بچت ہو سکتی ہے چونکہ کتابیں تھوڑی تعداد میں باقی ہیں۔ اس لئے انہی کے آرڈروں کی تعمیل ہو سکے گی۔ جو پہلے آئینگے۔

بیس[۲۰] نادر کتابوں کا سیٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیس[۲۰] نادر و نایاب کتابیں جو سالہا سال سے ختم اور کمیاب تھیں چھپ گئی ہیں۔ ان کا سائز بڑا کاغذ اچھا۔ لکھائی خوشخط چھپائی اعلیٰ۔ ٹائیٹل دیدہ زیب حجم ایک ہزار صفحہ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ اور قسم اعلیٰ کی قیمت اڑھائی روپیہ ہے۔

اس سیٹ میں مندرجہ ذیل کتابیں شامل ہیں۔

۱۔ اتمام الحجۃ ۲۔ اربعین ۳۔ ضرورۃ الامام ۴۔ سراج منیر ۵۔ استفتاء اردو۔ ۶۔ ایک غلطی کا ازالہ ۷۔ تحفہ ندوہ ۸۔ پیغام صلح۔ ۹۔ نسیم دعوت ۱۰۔ آریہ دھرم۔ ۱۱۔ ضیاء الحق ۱۲۔ چشمہ مسیحی ۱۳۔ حجۃ اللہ ۱۴۔ کشف الغطاء ۱۵۔ الانذار ۱۶۔ ریویو مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ۱۷۔ تجلیات الٰہیہ ۱۸۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق ۱۹۔ حقیقۃ المہدی ۲۰۔ اللہ الرحمٰن وحی السماء

ملفوظات حضرت مسیح موعود ؑ

اس میں حضور انور کے ملفوظات سلسلہ کے مختلف اخبارات و رسائل سے جمع کئے گئے ہیں۔ جو پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ دوست اس نادر اور بیش بہا حقائق و معارف کے ذخیرہ کو ضرور خریدینگے۔ اور خاطر خواہ فائدہ اٹھائینگے۔ سائز بڑا کاغذ اچھا۔ لکھائی چھپائی عمدہ تعداد صفحات ۴۶۰ مگر قیمت صرف ۱۲/ مجلد کی عہ/ قسم اول کی قیمت عہ/ مجلد کی عہ/

تحقیق جدید متعلقہ قبر مسیح

مصنفہ حضرت قبلہ مفتی محمد صادق صاحب

حضرت مفتی صاحب نے کئی سال کی محنت تلاش اور تحقیق کے بعد ملک کے دور دراز علاقوں کا سفر کرنے اور سینکڑوں کتابیں پڑھنے کے بعد حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کے متعلق یہ بھی ایک نہایت ہی محققانہ کتاب "تحقیق جدید متعلقہ قبر مسیح" لکھی ہے۔ جو ہر ایک علم دوست اور حق پسند شخص کو پڑھنی چاہیئے۔ اگر احباب جماعت اپنے ہاں کے سمجھدار سلیم الطبع اور علم دوست غیر احمدیوں کو یہ تحفہ دیں۔ تو انشاء اللہ تبلیغ کیلئے نہایت مفید اور موثر ثابت ہوگی۔ اس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور آپ کی والدہ اور حواریوں کا ہندوستان میں آنا۔ اور اہل کشمیر کا بنی اسرائیل ہونا کشمیری زبان اور عبرانی زبان کا تطابق پرانی عمارتوں پرانی دستاویزوں پرانی روایتوں اور پرانی کتابوں کی شہادتوں سے روز روشن کی طرح ثابت کیا گیا ہے نیز زمانہ حال کے بھی بہت سے یورپین محققین کی شہادتیں جمع کی گئی ہیں۔ مزید برآں ۱۵ عدد عکسی فوٹو بھی لگ گئے ہیں۔ جس نے کتاب کی خوبصورتی کو اور بھی مزین کر دیا ہے۔ ۱۵ عدد فوٹو۔ کاغذ عمدہ۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ حجم ۱۸۰ صفحہ کے باوجود قیمت قسم اول بغیر جلد ۸/ اور مجلد ۱۰/ قسم دوم بغیر جلد ۶/ اور مجلد ۷/ توقع ہے کہ احمدی دوست اس نادر اور بہترین کتاب کے متعدد نسخے خرید کر اپنے ہاں کے غیر احمدی دوستوں کو تحفۃً دینگے۔ اور خود بھی پڑھیں گے۔ اور فائدہ اٹھائیں گے۔

ذکر حبیب علیہ السلام

یہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی نہایت ہی لطیف اور پاکیزہ تالیف ہے۔ اس میں آپ نے اپنے محبوب آقا کے چشمدید حالات رقم فرمائے ہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ حضور کے بعض نادر خطوط۔ مقولے۔ تقریریں۔ نصائح اور ملفوظات بھی جمع کئے ہیں۔ ان کے علاوہ ان مختلف قسم کی سواریوں مکانوں۔ کمروں۔ منبر وغیرہ کے فوٹو بھی دیئے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استعمال میں آتے رہے۔

الغرض یہ گوناگوں دلچسپیوں کا مجموعہ اس قابل ہے کہ دوست خریدیں۔ خود بھی پڑھیں اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھائیں۔ جس سے ان کا تزکیہ نفس ہوگا۔ روح کو تسلی و تسکین حاصل ہوگی۔ اور ذکر حبیب پڑھکر وصل حبیب کا لطف بھی آئیگا۔ سائز بڑا۔ حجم ساڑھے چار سو صفحہ۔ کاغذ لکھائی۔ چھپائی عمدہ۔ ۱۶ عدد فوٹو۔ مگر قیمت صرف ۱۴/ مجلد عہ/ قیمت قسم اول عہ/ مجلد عہ/

خاکسار:- مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت۔ قادیان۔ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۴ مارچ۔ آج سر سکندر حیات خان اور دیگر وزراء نے چالیس کے قریب اخبار نویسوں کو دعوت چائے دی جس کے بعد دیر تک غیر رسمی طور پر پریس اور نئی حکومت کے درمیان تعاون کے متعلق تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ سر سکندر حیات نے کہا۔ کہ آئندہ حکومت پریس کے متعلق قوانین بنانے میں ایک نئی پالیسی پر عمل پیرا ہوگی۔ چنانچہ اس کی نگاہ میں کسی اخبار کے جرائم میں سے سب سے بڑا جرم ایسی تحریریں ہونگی۔ جو مختلف اقوام کے درمیان منافرت پھیلانے والی ہونگی

نئی دہلی ۴ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وزیرستان میں فقیر ایپی کا اثر و رسوخ بدستور چلا آرہا ہے۔ توری خیل وزیریوں نے جنگ خیسورہ کے بعد عہد کیا تھا۔ کہ وہ فقیر ایپی کے متعلق ضمانت دینگے یا اسے اپنے علاقہ سے نکالنے کا اطمینان دلائینگے۔ مگر وہ اب تک اپنے مواعید کو پورا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

رنگون ۴ مارچ۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ یکم اپریل سے برما سے ہندوستان کے لئے ڈاک اور تار کی شرح حسب ذیل ہوگی۔ پوسٹ کارڈ ۲ ر- ایک اونس کا وزنی لفافہ ۲½ آنے۔ معمولی اور اکسپریس تار کا نرخ موجودہ شرح سے دو گنا ہوگا اخباری تاروں کی شرح بھی موجودہ شرح سے دو گنی ہوگی۔

لاہور ۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کے وزیر اعظم سردار محمد ہاشم خان جو بغرض علاج جرمنی گئے ہوئے تھے۔ آج واپس بمبئی پہنچے اور وہاں سے عازم کابل ہوگئے ہیں۔

بمبئی ۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ اگر کانگرس نے وزارتیں قبول کرنے کے حق میں فیصلہ دیا۔ تو اس صورت میں وزراء کی سرگرمیوں کی نگرانی کے لئے مجلس عاملہ کی طرف سے ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ جو یہ دیکھے گی۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے پروگرام پر کہاں تک عمل ہو رہا ہے۔

بمبئی ۴ مارچ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نئے آئین میں بمبئی کی حکومت میں سات وزیر ہونگے۔

انگورہ ۴ مارچ۔ ترکی کے وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اسکندرونہ کا قبضہ جمعیتہ اقوام کے فیصلہ کے مطابق مارچ کے آخری ہفتہ تک حکومت ترکیہ کو مل جائے گا۔ حکومت ترکیہ اسکندرونہ کو ایک زبردست بحری مستقر اور بندرگاہ کی صورت میں تبدیل کرنا چاہتی ہے۔

ماسکو ۴ مارچ۔ جمہوریہ روس نے سکولوں کے طلباء اور اساتذہ کے لئے فوجی تعلیم لازمی قرار دیدی ہے۔ چنانچہ اب ۸ سال کی عمر کے تمام بچے فوجی تعلیم حاصل کیا کریں گے۔

ٹوکیو ۴ مارچ۔ جاپان اور ترکیہ کے درمیان ایک بحری حربی معاہدہ کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔ جاپان نے دردانیال پر ترکی کا قبضہ تسلیم کرلیا

روما ۴ مارچ۔ اٹلی میں شرح پیدائش میں جو کمی واقعہ ہو رہی ہے۔ اس نے حکومت کو پریشان کر رکھا ہے۔ آج مسولینی کی صدارت میں فسطائی گرانڈ کونسل کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں شرح پیدائش کی کمی کو روکنے کے سوال پر غور کیا گیا۔ شرح پیدائش کو بڑھانے کے لئے ۱۹۲۶ء سے لے کر اس وقت تک لاکھوں لیرہ صرف کئے جا چکے ہیں لیکن شرح پیدائش ۱۹۳۲ء کے مقابلہ میں جبکہ ۲۹ فی ہزار تھی ۱۹۳۶ء میں ۲۲۰۲ فی ہزار رہ گئی ہے۔ ان حالات میں گورنمنٹ کو ملازمتوں کے بارے میں کنواروں اور بے اولادوں کے خلاف امتیازی سلوک روا رکھنے کا طریق جاری کرنا پڑے گا اور کنواروں پر جو ٹیکس عائد ہے اس میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ گرانڈ کونسل نے ان تمام تجاویز کو منظور کرلیا ہے۔ جو افزائش نسل کے لئے پیش کی گئی ہیں۔

نئی دہلی ۴ مارچ۔ آج اسمبلی میں آرمی سکرٹری مسٹر ٹاٹنہم نے انڈین آرمی ایکٹ ۱۹۱۱ء میں ترمیم کرنے کا مسودہ قانون منظوری کے لئے پیش کیا۔ بل کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے آرمی سکرٹری نے کہا۔ کہ آرمی ایکٹ کی دفعہ ۱۷۵ کے مطابق ہندوستان میں فوج کے انگریز ریزرو افسروں پر صرف اسی وقت فوجی قانون کا اطلاق ہوتا۔ جب فوجی حیثیت سے طلب کئے جائیں۔ لیکن اس میں ہندوستانی ریزرو افسروں کے لئے کوئی ایسی دفعہ نہیں۔ اس لئے ایکٹ میں ترمیم کی جا رہی ہے بحث کے بعد بل پر رائیں لی گئیں۔ چنانچہ ۴۹ اور ۴۶ آراء کے تناسب سے بل منظور ہو گیا۔

لکھنؤ ۴ مارچ۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی صدر کانگرس پارلیمنٹری کمیٹی یوپی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کانگرس کی مجلس عاملہ آہستہ آہستہ "گرانڈ فسطائی کونسل" کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ اس کے گفتار و کردار میں دن بدن زیادہ تفاوت رونما ہو رہا ہے اس کا دعویٰ ہے۔ کہ کانگرس عوام کی نمائندہ ہے۔ اور ہر اہم موضوع پر عام ارکان سے مشورہ طلب کرنا چاہیئے لیکن جب کوئی موقع پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ فوراً اپنا خیال ظاہر کر دیتی ہے۔ تاکہ "وفاداروں" کو اس کی تائید کرتے ہی بن پڑے۔

پشاور ۴ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ یونائیٹڈ مسلم پونیسٹ پارٹی نے سر عبد القیوم کو اپنا لیڈر منتخب کیا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈیموکریٹک پارٹی نے اس شرط پر یونائیٹڈ مسلم پارٹی کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ کہ اس کے لیڈر کو کابینہ میں ایک نشست دی جائے۔

نئی دہلی ۴ مارچ۔ لیجسلیٹو اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے دس پنجابی ارکان نے پنجاب کی پہلی کابینہ کے متعلق ایک بیان شائع کرتے ہوئے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس میں پنجاب کی تمام بڑی اقوام کی نمائندگی کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور متضاد دعاوی اور مفاد میں ہم آہنگی پیدا کرنے میں تدبر اور احتیاط کا ثبوت دیا گیا ہے۔

میڈرڈ ۴ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سرکاری افواج ٹولیڈو میں داخل ہوگئی ہیں۔ اور الکازر کے قریب ایک حصہ پر بھی انہوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

دمشق ۴ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حلب میں ترکی کے حق میں زبردست پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔ عوام سے دستخط لئے جا رہے ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ جمعیتہ اقوام سے اپیل کی جائے۔ کہ حلب کو بھی ترکی قلمرو میں شامل کر دیا جائے

پشاور ۴ مارچ۔ صوبہ سرحد کے کانگرس پارلیمنٹری بورڈ نے سفارش کی ہے۔ کہ جن صوبوں میں کانگرسی ممبروں کو مجالس وضع آئین میں اکثریت حاصل ہوئی ہے۔ وہاں عہدے قبول کر لئے جائیں۔ سرحد کی کانگرس پارٹی نے ڈاکٹر خان کو اپنا لیڈر منتخب کیا ہے۔

پیرس ۴ مارچ۔ ترکی اور اطالوی نمائندوں کے درمیان بحیرہ روم کے حربی استحکامات اور دیگر مسائل کے متعلق جو غیر رسمی گفت و شنید ہوئی۔ اس سے روس اور فرانس میں اضطراب پھیل گیا ہے۔ اس گفت و شنید پر تبادلہ خیالات کرنے کے لئے وزیر خارجہ فرانس اور روسی سفیر کے درمیان ملاقات ہوئی اور ترکی اطالوی تعلقات اور روس کے مستقبل پر غور کیا گیا۔

نئی دہلی ۴ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ملک معظم کے دربار تاجپوشی کے موقعہ پر حسب ذیل اشخاص ہندوستان کی نمائندگی کرینگے۔ ہز ہائی نس سر آغا خان۔ سر مانک جی دادابھائی صدر کونسل آف سٹیٹ۔ سر عبد الرحیم صدر اسمبلی۔ رائے بہادر لالہ رام سرن داس سر کاؤس جی جہانگیر۔ سر لیزلی ہڈسن اور میاں محمد رفیع سکرٹری اسمبلی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی